بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون نمبر ۴۹ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۴ احسان ۱۳۴۵ ہش ۱۳ صفر ۱۳۸۶ھ ۴ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جون ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۔ آج مورخہ ۳ جون بروز جمعۃ المبارک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل "عقائد احمدیت کی برتری" کے موضوع پر بوقت ۹ بجے شب ایک علمی تقریر فرمائیں گے ۔ احباب کو کثرت سے شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے ۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کوئٹہ سے میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر نے اطلاع دی ہے کہ ان کے برادر اصغر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈینٹسٹ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور ان کی ہمشیرہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں دونوں مریضوں کی حالت تشویش پیدا کرتی ہے ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دونوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

جلال الدین شمس ناظر اصلاح وارشاد

وقف عارضی کے ماتحت مکرم چوہدری محمد ایوب خان صاحب موضع کلسیاں ضلع شیخوپورہ خدمت سلسلہ کے لئے گئے تھے ۔ آپ بیمار ہو گئے ہیں ۔ اب آپ کا اپریشن ہونے والا ہے ۔ احباب سے آپ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے ۔ آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

سلسلہ کے مرکزی ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سائنس پڑھانے والے ایک بی ۔ ایس سی ، بی ایڈ کی فوری طور پر ضرورت ہے ۔ نئے پاس شدہ بی ۔ ایس سی عارضی طور پر درخواست بھجوا سکتے ہیں ۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

میرے نسبتی بھائی عزیزم شریف احمد خان لمبے عرصہ سے قلب و جگر اور دوسرے عوارض سے بیمار ہیں اور بیماری شدت اختیار کر رہی ہے ۔ سخت کمزور ہو گئے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ۔

(نور الحق انور مبلغ مشرقی افریقہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ۔" (افسر امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صرف مال انسان کیلئے راحت و آرام اور اطمینان کا موجب نہیں ہو سکتا

سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے

"یہ بات بھی غلط ہے کہ مال سے راحت ہو ۔ نرے مال سے راحت نہیں ہے ۔ اگر مال ہے صحت اچھی نہیں ، مثلاً معدہ خراب ہے تو وہ کیا بہشتی زندگی ہوگی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مال بھی راحت کا باعث نہیں سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے ۔ کیونکہ اللہ قادر ہے کہ وہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں اور مالی اضطرار بھی نہ ہو ۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور ہمت بخش دے کہ وہ ان کا پورا مقابلہ کر سکے ۔

جس قدر پہلو انسان کی عافیت کے لئے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں ہیں بلکہ وہ سب ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسے چاہے دیدے ۔ بعض لوگ اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ روپیہ پیسہ سب کچھ موجود ہیں مگر مسلول مدقوق ہو جاتے ہیں اور زندگی انہیں تلخ محسوس ہوتی ہے ۔ پس ان کروڑ ہا آفات کا جو انسان کو لگی ہوتی ہیں ۔ کون بندوبست کر سکتا ہے ۔ اور اگر رنج بھی ہو تو صبر جمیل کون دے سکتا ہے ؟ اللہ ہی ہے جو عطا کرے ۔ صبر بھی بڑی چیز ہے جو بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے وقت بھی غم کو پاس نہیں آنے دیتا ۔ بعض امیر ایسے ہوتے ہیں کہ عافیت اور راحت کے زمانہ میں بڑے مغرور اور متکبر ہوتے ہیں ۔ اور ذرا رنج آ گیا تو بچوں کی طرح چلا اٹھے ۔ اب ہم کس کا نام لے سکتے ہیں کہ اس پر حوادث نہ آئیں اور متعلقین کو رنج نہ پہونچے ؟ کسی کا نام نہیں لے سکتے ۔ یہ بہشتی زندگی کس کی ہو سکتی ہے ۔ صرف اس شخص کی جس پر خدا کا فضل ہو ۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ جون ۱۹۶۶ء

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

جب کوئی انسان تعصب ہٹ دھرمی اور بے انصافی سے کام لے کر دیدہ دانستہ سچائی کی مخالفت کرنے لگتا ہے تو وہ عجیب وغریب باتیں کہہ جاتا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ دشمن بات کہے انہونی۔ اس کی مثالیں اکثر ہمارے تجربہ میں ان لوگوں کے رویہ میں ملتی ہیں جو بطور جماعت احمدیہ کو عوام میں غیر ہردلعزیز بنانے اور اس کے خلاف اشتعال ابھارنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جب سے جماعت احمدیہ معرض وجود میں آئی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجدید واحیائے اسلام کی مہم شروع کی ہے۔ اگرچہ اس میں روز افزوں ترقی ہوتی گئی ہے۔ تاہم مخالفین شروع سے ہی تحریک احمدیت اور بانی سلسلہ پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے چلے آئے ہیں اور مخالفت کے جوش میں اکثر انہونی باتیں کہہ جاتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ان کو مسلمات اسلامی کا انکار بھی کرنا پڑا ہے۔ تو انہوں نے کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک تنقید احقاق حق کے لئے نہیں بلکہ تنقید برائے تنقید ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اس جوش میں نیک وبد کا امتیاز اکثر دانستہ طور پر فراموش کر دیتے ہیں اور ایسی باتیں کہہ گزرتے ہیں جو ان کے اپنے اور اسلامی مسلمات کے صریح خلاف ہوتی ہیں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ایسے لوگ شروع ہی سے چلے آئے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کو ایسے لوگوں کی مخالفت سے بجائے نقصان کے فائدہ ہی پہنچا ہے جیسا کہ ہمیشہ الٰہی جماعت کی صورت میں ہوتا ہے۔ آج کل بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو جماعت احمدیہ کے خلاف جب کچھ لکھتے ہیں تو محض اسی جذبہ کے ماتحت لکھتے ہیں کہ جس طرح بھی ہو سکے لوگوں کو جماعت سے نفرت دلائی جائے اور جو کام یہ جماعت تبلیغ اسلام کے لئے کر رہی ہے اس پر اندھیروں کے پردے ڈالے جائیں۔ یہی جذبہ ہے جس نے مذہب کو اکثر سنجیدہ لوگوں کی نظروں سے گرا دیا ہے۔ اور وہ مذہب سے بدظن ہو گئے ہیں خود اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اس کی مثالیں کثرت سے مل جاتی ہیں بہت سے داناؤں نے انہی بے انصاف لوگوں کی وجہ سے دین سے بغاوت اختیار کی ہے۔ مگر یہ لوگ اپنی اغراض کی خاطر کبھی اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اور زبان عمل سے کہتے ہیں کہ ہرچہ بادا باد ہم اپنی روش نہیں چھوڑیں گے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک صلح کل دین ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگوں میں جو حقیقی مذہبی جذبہ ہے اس کو ابھارا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اہل کتاب کو جو اسلام کے اولین دشمنوں میں سے ہیں مخاطب کر کے کہا ہے کہ آؤ ہم ان باتوں میں متحد ہو کر کام کریں۔ جن میں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ یہ کتنا صلح جویانہ جذبہ ہے۔ یہ تھا اسلامی جذبہ ہے۔ مگر ان لوگوں کا جذبہ یہ ہے کہ خواہ تمام باتیں یکساں ہوں ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے اختلافات دریافت کرنے کی کوشش کی جائے جس سے مسلمانوں میں باہم اتحاد کی راہ مضبوط نہ ہو سکے۔ اس جذبہ کے ماتحت وہ ہر بات کو اختلافی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ذیل میں ہم دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔

کسی احمدی دوست نے ہفت روزہ "شہاب" کے "اظہار رمزی" کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا ہے کہ احمدیت عین اسلام ہے۔ اور اس دوست نے استدعا کی ہے کہ اس امر کو معلوم کرنے کے لئے کشتی نوح تصنیف سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کیا جائے۔ احمدی دوست نے بقول رمزی صاحب لکھا ہے کہ:۔

"اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے بانی احمدیت کی کتابیں تو پڑھی نہیں۔ یونہی کسی مولوی سے سنا ہوا ہے کہ اسلام اور احمدیت (یعنی قادیانیت ۔ میں یہ لفظ آپ کی دل کی خوشی کے لئے لکھ رہا ہوں) دو متضاد چیزیں ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ مرزا صاحب کی یہی چھوٹی سی کتاب (کشتی نوح کی طرف اشارہ ہے) خود پڑھ لیں۔ (اگر آپ ایسا کرنا چاہیں تو میں آپ کو یہ کتاب مفت بھیج دوں گا) اور پھر اپنے شہاب میں اعلان کریں کہ میں نے مرزا صاحب کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ اس میں کوئی بات خلاف اسلام نہیں۔ اگر آپ ایسا کر دیں تو میں آپ کا وہ پرچہ دو چند بلکہ چند در چند قیمت پر خرید لوں گا اور الفضل میں اعلان کرا دوں گا کہ شہاب کے رمزی صاحب متعصب نہیں بلکہ انصاف پسند اور حقیقت دوست انسان ہیں۔" (شہاب لاہور ۵ مئی ۱۹۶۶ء)

اس معصوم تحریر پر رمزی صاحب نے اپنی فطرت کے جو اسرار و رموز منکشف کئے ہیں انہیں یہاں بعینہٖ نقل کرنے کی گنجائش نہیں۔ تاہم احمدی دوست نے کہا ہے کہ آپ کشتی نوح کو پڑھ کر اگر شائع کر دیں گے۔ کہ اس میں کوئی بات خلاف اسلام نہیں ہے۔ تو میں آپ کا پرچہ دو چند بلکہ چند در چند قیمت پر خرید لوں گا اور
الفضل میں اعلان کرا دوں گا کہ شہاب کے رمزی صاحب متعصب نہیں بلکہ
انصاف پسند اور حقیقت دوست انسان ہیں۔

شہاب کے رمزی صاحب اس اہم بات کو تو ہضم کر گئے ہیں اور دیدہ دانستہ نظر انداز کر گئے ہیں مگر پرچہ کو چند در چند قیمت پر خریدنے کی ضمنی بات کو لے اڑے ہیں اور اس پر الزام تراشی کے وہ وہ اسرار و رموز بیان کر گئے ہیں۔ کہ انسان سمجھنے لگتا ہے کہ رمزی صاحب کے نزدیک "متعصب نہیں" "انصاف پسند" اور "حقیقت دوست" کہلانا "پرچہ چند در چند خریدنے" کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر ان کے نزدیک یہ قیمت والی بات اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ تو یہ بھی خلاف اسلام نہیں ہے۔ آخر تالیف قلوب تو سنت رسول اللہ ہے۔ رمزی جیسے لوگ جو کہ پیسے کے دائرے ہی میں چکر کھاتے رہتے ہیں۔ اگر انہی تالیف قلوب کے لئے کچھ مدد کی جائے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ فتح طائف کا واقعہ تو شاید انہیں یاد ہی ہوگا۔ یہ ایک مثال ہے۔ (باقی)

تفسیر صغیر حسنِ کتابت اور حسنِ طباعت کا مرقع ہے

ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور آسان فہم ہے

تفسیر صغیر کے نئے ایڈیشن پر روزنامہ امروز لاہور کا تبصرہ

روزنامہ امروز نے اپنے سنڈے ایڈیشن ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء میں تفسیر صغیر کے نئے دیدہ زیب ایڈیشن پر مندرجہ ذیل تبصرہ کیا ہے:۔

"تفسیر صغیر

مفسر:۔ الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم۔ ضخامت:۔ ۸۵۳ صفحات۔ ہدیہ:۔ پچیس روپے۔ ناشر:۔ ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ۔

قرآن حکیم پوری بنی نوع انسان کے لئے رشد و ہدایت کا منبع و سرچشمہ ہے۔ ازل سے رہتی دنیا تک یہ کتاب مبین انسانوں کو دینی اور دنیوی معاملات میں عدل کا راستہ دکھاتی رہے گی اور بھولے بھٹکوں کو صراطِ مستقیم پر لاتی رہے گی ——— قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ زندگی کا کوئی سا شعبہ، کوئی سا گوشہ اور کوئی سا مرحلہ ایسا نہیں ہے جہاں ہم قرآن سے استمداد نہ کر سکتے ہوں لیکن ظاہر ہے کہ اس کے لئے مطالب قرآن پر حاوی ہونا لازم ہے۔ جب تک قرآن میں منضبط احکام خداوندی کے مفاہیم کا انشراح ہی نہ ہوگا رشد و ہدایت کا سلسلہ کیسے شروع ہوگا۔ اسی ضرورت کے پیش نظر قرآنی مطالب کی تشریح و تفسیر کا سلسلہ شروع ہوا اور نزول قرآن سے لے کر اب تک اور پھر ابد تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا ——— جن لوگوں نے قرآن فہمی عام کرنے کے سلسلہ میں کوئی سا حصہ بٹایا ہو یقیناً تشکر کے سزاوار ہیں۔ مفسرین نے اپنے اپنے دور میں قرآنی بصیرت کو عام کرنے میں جو کاوشیں کیں وہ اس لحاظ سے بھی مستحسن قرار پائیں گی کہ اس طرح تفسیر قرآن نے ایک باقاعدہ تحریک کی شکل اختیار کر لی، اور مطالب و معانی کے ابلاغ کے باب میں تفحص کی ایک پختہ روایت قائم ہو گئی بحمد للہ یہ سلسلہ جاری ہے اور رہے گا ——— اس وقت تفسیر صغیر پیش نظر ہے۔ یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لئے حواشی اور تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور آسان فہم ہے۔ تفسیر صغیر حسنِ کتابت اور حسنِ طباعت کا مرقع ہے۔ ہدیہ صرف ۲۵ روپے ہے جو لاگت سے بھی کہیں کم ہے۔" (امروز ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء)

باور ید گر اینجا بود سخندانے

علامہ نیاز فتحپوری صاحب مرحوم

نومبر ۵۹ء کے رسالہ نگار لکھنؤ میں علامہ نیاز فتحپوری صاحب مرحوم نے "احمدی جماعت" کے زیر عنوان ایک معترض کے خط کا جواب تحریر فرمایا تھا۔ یہ خط اور اس کا جواب علامہ نیاز صاحب مرحوم کی یاد میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خط

حضرت محترم

قادیانیت کے بارے میں جو کچھ آپ نے لکھا وہ بظاہر صحیح اور بہ باطن غلط ہے۔ ان لوگوں نے انگریزی زبان میں جتنا لٹریچر شائع کیا ہے وہ نہایت عمدہ اور پڑھنے کے قابل ہے لیکن دوسرے ملکوں خصوصاً اسلامی ملکوں میں یہ لوگ اختلافی مسائل کو بالکل نہیں ابھارتے بلکہ عام مسلمانوں ہی کے خیالات پیش کرتے ہیں۔

ان لوگوں نے ایک تحریک یہ بھی چلائی تھی کہ کعبہ سے اسود کا ایک ٹکڑا لا کر وہاں نصب کیا جائے لیکن اُس شخص کو جس نے یہ حرکت کی سعودی حکومت نے قتل کرا دیا تھا۔ پنجاب میں ان لوگوں نے اس طرح یہ تحریک چلائی تھی جیسے قرامطہ اور بابیوں کی۔ ایک طوفان قتل وغارت گری اور ہنگامہ مچا رکھا تھا مگر ظاہر ہے کہ وہ طریقہ کارگر نہ ہوا اور ختم ہو گیا۔

پاکستان میں ان کا مستقر ربوہ ہے۔ یہاں پر قصر نبوت، قصر خلافت، قصر ام اقدس اور جنت اور دوزخ بھی ہے اور جن سے عیاشی کا سلسلہ بھی موجود ہے جیسا قدیم عبادت گاہوں میں ہوتا تھا۔ یہ باتیں بڑی تفصیل چاہتی ہیں۔ آپ نے جو ان کی کامیابیوں کا ذکر کیا ہے بظاہر وہ کامیابیاں نظر آتی ہیں لیکن یہ بھی تو دیکھئے کہ ان کے اثرات نے کتنا فاسد مادہ پیدا کر دیا ہے۔ ان کے پاس اچھے وسائل ہیں تنظیم مضبوط ہے۔ ظاہر ہے کہ اسکے نتائج بھی ایسے ہی ہوں گے۔

پاکستان آنے کے بعد مَیں نے ان کا وہ لٹریچر بھی پڑھا جو اُردو میں تھا اور جس میں وہ اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب مرحوم بڑے قابل انسان تھے۔ انیسویں صدی تک تو وہ بڑی معقول باتیں لکھتے رہے لیکن یکایک ان کا دماغی توازن بگڑا اور نہ جانے کیوں ہذیان بکنے لگے۔ میرا خیال ہے کہ اُن کی زندگی کے آخری دس بارہ سالوں کی تحریروں نے ان کی علمیت وقابلیت کو سخت نقصان پہنچایا۔ پاکستان میں آج کل قادیانی مشن کا یہ طریقہ ہو گیا ہے کہ ان کی ابتدائی تحریروں کو بڑے جوش و خروش کے ساتھ منظرِ عام پر لا کر انہیں ایک عظیم فلسفی کی حیثیت سے پیش کیا جائے۔

مرزا صاحب شاعر بھی تھے۔ شاعری کے لوازم یعنی ذوق وجدان سے بالکل بے بہرہ تھے مگر ان کے کلام کا اس نظر سے مطالعہ کرنا چاہیئے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنے نبی اور مسیح ہونے کا نہایت مضحک نقش کھینچا ہے۔

دراصل اس جماعت میں پڑھے لکھے اور بڑے بڑے لوگ شامل ہیں۔ ان کا اندازِ تحریر نہایت عمدہ، مدلل اور موثر ہوتا ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کو متاثر کرتا ہے جو خود بھی اپنا نقطۂ نظر مولویانہ نہیں رکھتے۔ مَیں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ علماؤں کی طرف سے اُن پر جو اعتراضات کئے گئے وہ نہایت سطحی قسم کے تھے۔ اس میں قصور علماء یا ان کے اسلام کا نہیں ہے بلکہ اس نظریت کا ہے جس کو یہ بیچارے آج تک طوق کی طرح اپنے کاندھے پر رکھے ہوئے ہیں۔

قادیانی عقاید کو اگر جمہور مسلمانوں کے لئے درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو ختم نبوت کے مسئلہ کو کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے ...... یہ لوگ اس سے انکار تو نہیں کرتے لیکن ایسی عجیب وغریب تاویلیں کرتے ہیں جنہیں عقل قبول نہیں کرتی۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو تاویلیں ہمارے مولوی کرتے ہیں وہ سب ماننے کے لائق ہیں) آجکل اس بارے میں قادیانی حلقوں کی جانب سے جو کچھ لکھا جا رہا ہے اسکی نوعیت زیادہ تر علمی اور فلسفیانہ ہے اور جس کی صورت تاویلی اور تنزیلی دونوں ہے۔ قرآن کے حوالے دیتے ہیں۔ لفظوں کے عجیب عجیب معنی بیان کرتے ہیں۔ صحابہ اور صوفیہ کے اقوال اور احادیث پیش کر کے اپنے دلائل کو موثر بناتے ہیں اور یہ عمل اب اس حد تک ترقی کر گیا ہے کہ مرزا صاحب کے انفرادی اور تحریری خیالات کی نفی ہونے لگی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ جماعت مرزا صاحب کی رائے کے برخلاف استدلال اور معقولیت کا ساتھ دے رہی ہے۔ تو د مرزا صاحب نے اقرار کے پردے میں جس طرح انکار کیا ہے اس کا مفصل حال تو ان کی تحریروں میں موجود ہے۔ البتہ اس کا لب لباب پیش کئے دیتا ہوں:۔

۱۔ اللہ نے نبوت محمد (صلعم) پر ختم کر دی۔

۲۔ اب اگر نبوت ملے گی تو محمد سے (اللہ سے نہیں)؟

۳۔ نمبر ا کے مطابق محمد آخری نبی ہیں۔

۴۔ نمبر ۲ کے مطابق محمد خاتم انبیاء ہیں۔

مرزا صاحب کے دعاوی میں اہم ترین دعویٰ یہی ہے کہ ...... وہ احیاء دین کے لئے مامور ہوئے تھے اور اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوۂ نبوی کا پرتو کہہ سکتے ہیں۔

۵۔ نمبر ۴ کے مطابق محمد نے انبیاء کی صداقتوں پر مہر ثبت کی۔

۶۔ صرف امت محمدی نبوت کی حقدار ہے۔

۷۔ مَیں (یعنی مرزا صاحب) چونکہ امتی ہوں لہٰذا نبی ہوں۔

اس کے علاوہ ناسخ منسوخ، وفات عیسےٰ ظہور مہدی اور حقیقت تصوف کے مسئلے بھی ایسے نہیں ہیں جنہیں سرسری سمجھا جائے۔

مَیں نے آج تک کبھی اس قسم کی بحثوں میں حصہ نہیں لیا۔ اور اگر کہیں اور سے کسی مذہبی حلقے سے یہ آواز اُٹھتی تو توجہ بھی نہ دیتا لیکن چونکہ یہ گفتگو آپ نے نگار میں شروع کی جو غالباً اس کے شایان شان نہیں لہٰذا مَیں نے اپنی ذاتی رائے لکھنا ضروری خیال کیا۔ ممکن ہے یہ غلط ہو یا صحیح۔ اس کا فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔ آپ نے اب تک جو کچھ لکھا اور چھاپا ہے غالباً وہ سب میری نظر سے گزرا ہے لیکن ایسی غیر ذمہ دارانہ بات جس میں حقیقت کے صرف ایک سبک پہلو کو الجھایا گیا ہے، یاد نہیں پڑتا کہ کہیں اور دیکھی ہو۔

مجھے احساس ہے کہ مَیں بڑی قطعیت سے گفتگو کر رہا ہوں لیکن اختلاف کو محض اختلاف سمجھتے ہوئے غالباً اس کا کوئی خیال نہ کریں گے بلکہ قدر کریں گے۔ (غبار باورد کراچی)

جواب

(نگار) مَیں نے چاہا تھا کہ آپ کے خط کا جواب خط ہی کے ذریعہ سے دے کر خاموش ہو رہوں لیکن اس خیال سے کہ ممکن ہے آپ ہی کی طرح بعض اور اصحاب بھی کچھ ایسے ہی شبہات اپنے دل میں رکھتے ہوں، نگار کے ذریعہ سے گفتگو کرنا زیادہ مناسب نظر آیا۔

سب سے پہلے مجھے یہ حقیقت واضح کر دینا چاہیئے کہ احمدی جماعت کے متعلق مَیں نے جو خیال ظاہر کیا ہے اس کا تو میرے عقیدہ سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ جس حد تک اصطلاحی ایمان کی تفصیل اور اسکے مابعد الطبیعیاتی عقاید کا تعلق ہے (جس میں حشر ونشر، دوزخ وجنت، وجود ملائکہ بقائے روح ومعجزہ وغیرہ کا مادی تصور شامل ہے) میرا مسلک کچھ اور ہے۔ مَیں ان میں سے کسی چیز کے مادی ومحسوس وجود کا قایل نہیں لیکن میرا یہ انکار صرف اس لئے ہے کہ ان میں سے کوئی بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی اور نہ میرے نزدیک خدائے واحد کی صحیح عظمت کا تصور اس وقت تک ممکن ہے جب تک ان تعینات مادی سے بلند ہو کر اسکی کبریائی پر غور نہ کیا جائے اور پھر اس کی طاعت وعبادت کے لئے "دے وانگبین" کی لاگ مجھے پسند نہیں۔

تاہم میرا یہ انکار قطعی غیر جارحانہ ہے یعنی اگر کوئی جماعت بلندی اخلاق کے حصول کے لئے ان تمام باتوں کا صحیح تسلیم کرنا ضروری سمجھتی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

اس وقت تمام ان جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو بانی اسلام کی متعین کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے۔

وہ شوق سے اپنے عقاید پر قائم رہے بشرطیکہ ان عقائد کے مقابلہ میں وہ اصلاح اعمال و کردار کو ثانوی حیثیت نہ دے اور صرف ان عقائد یا ظاہری طاعت وعبادت ہی کو مذہب کا منتہا نصب العین نہ قرار دے جیسا کہ آجکل عام طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

علمائے اسلام سے میرے اختلاف کا باعث یہی ہے کہ وہ اسلام کو رسمی طاعت وعبادت کی سطح سے اوپر لے جانا ضروری نہیں سمجھتے اور میں طاعت و عبادت کو ثانوی درجہ دے کر محض تزکیۂ نفس و اعمال کو اسلام کا حقیقی مقصود قرار دیتا ہوں۔ ممکن ہے آپ یہ خیال فرمائیں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ محض ظن وتخمین ہے لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل حقیقت ہے کیونکہ میں نے ایک بار مختلف جماعتوں کے علماء سے بھی استفسار کیا تھا کہ اصل چیز عبادت ہے یا بلندی اخلاق ہے تو سوا چند احمدی علماء کے سب نے یہی جواب دیا تھا کہ اصل چیز شعائرِ اسلام کی پابندی ہے اور محض اخلاق کی پاکیزگی موجب نجات نہیں ہو سکتی۔

پھر ظاہر ہے کہ وہ شخص جو مذہب کا اتنا وسیع مفہوم اپنے سامنے رکھتا ہو وہ اگر کسی مذہبی جماعت کی بابت کوئی رائے قائم کرے گا تو اسکے سامنے سوال صرف اُس جماعت کی عملی زندگی کا ہو گا نہ یہ کہ اسکے عقائد کیا ہیں اور اسکی طاعت وعبادت کے طریقے کیا؟ — اور — یہی وہ چیز تھی جس نے مجھے احمدی جماعت کی تعریف کرنے پر مجبور کر دیا، کیونکہ اس وقت تمام ان جماعتوں میں جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرتی ہیں صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جو بانی اسلام کے متبعین کی ہوئی شاہراہ زندگی پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہے — اور — گو اس کا احساس تنہا مجھی کو نہیں بلکہ احمدی جماعت کے مخالفین کو بھی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ مجھے اسکے اظہار میں باک نہیں اور انکی دعوت نفس یا احساس کمتری اس اعتراف سے باز رکھتا ہے۔

بات بڑھتی جا رہی ہے لیکن غالباً بے محل نہ ہو گا اگر اس سلسلہ میں یہ بھی ظاہر کر دوں کہ گزشتہ نصف صدی کے عرصہ میں جو زیادہ تر مولویوں ہی سے جنگ کرنے میں گزرا ہے میرا خیال کیوں احمدی جماعت کی طرف منتقل نہیں ہوا اور اب وہ کونسی نئی بات ایسی پیدا ہو گئی جس نے مجھے دفعتاً اس طرف متوجہ کر دیا۔

اس کا سبب صرف یہ ہے کہ میں اس عرصہ میں صرف اس بات پر غور کرتا رہا کہ مسلم جماعت کیوں اس قدر اقتصادی زبوں حالی اور اخلاقی پستی میں مبتلا ہے۔ وہی قرآن جو صحابہ کے زمانہ تھا اب بھی جوں کا توں موجود ہے۔ وہی تعلیمات اسلامی جسکی بدولت عرب کے بادیہ نشینوں نے اکاسرہ وقیاصرہ کی عظیم الشان حکومتوں کا تختہ الٹ کر رکھ دیا تھا اب بھی علیٰ حالہا قائم ہے لیکن آج مسلمان وہ نہیں ہے جو پہلے تھا۔ یقیناً یہ رجعت قہقری ہم کو پیروانِ اسلام ہی میں نہیں بلکہ دوسرے مذاہب وادیان کی تاریخ میں بھی نظر آتی ہے۔ اور جب ہم ان کے عروج وزوال کے اسباب پر غور کرتے ہیں تو صرف ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دنیا میں انقلابات کتابوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ شخصیتوں نے پیدا کئے ہیں یعنی جب تک کوئی ابھارنے والی شخصیت موجود رہی تو قوم بھی ترقی کرتی رہی اور جب وہ شخصیت فنا ہو گئی تو قومی ترقی بھی رک گئی اور رفتہ رفتہ پھر لوٹ کر اسی نقطہ تک پہنچ گئی جہاں سے وہ آگے بڑھی تھی۔

اسلئے اگر مسلمان اس وقت تباہ و برباد ہیں تو اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان میں اب کوئی شخصیت ایسی موجود نہیں جو عملاً ان کو تعلیمات قرآنی کی طرف لے جائے حالانکہ ہمارے علماء و اکابر دین ہی میں سے کسی ایسی شخصیت کو ابھرنا چاہئے تھا لیکن نہیں ابھری۔

یہ تجربہ اس میں شک نہیں میرے لئے بڑا دردناک تھا اور اس خیال سے کہ ممکن ہے کوئی تحریک ہمارے علماء میں پھر زندگی پیدا کر دے میں نے بعض عملی پروگرام بھی ان کے سامنے پیش کئے لیکن افسوس ہے کہ اس تن پرور و عیش کوش جماعت نے مطلق توجہ نہیں کی اور جب ان کی طرف سے مایوس ہو کر میں نے دوسری جماعتوں کے حالات کی جستجو شروع کی تو آخرکار نگاہ جا کر ٹھہری احمدی جماعت پر جیسا کہ میں اگست کے نگار میں ظاہر کر چکا ہوں اس جماعت کے متعلق میں کوئی اچھا خیال نہ رکھتا تھا لیکن جب میں نے اسکے مؤسس و بانی کی زندگی اسکی تعلیمات اور تنظیم پر غور کیا تو ماننا پڑا کہ اس وقت صرف یہی ایک جماعت ایسی ہے جس نے اس نکتہ کو سمجھا کہ اصل ایمان محض اقرار باللسان نہیں بلکہ اقرار بالعمل ہے اور اپنی مضبوط تنظیم و استقامت کردار سے زندگی کی راہیں بدل دیں، ذہنی اقدار بدل دئیے، انداز فکر و نظر بدل دیا اور مسلمانوں کو پھر اس راہ پر لگا دیا جو بانیٔ اسلام نے متعین کی تھی۔

پھر یہ بات ایسی نہیں جس پر کسی منطقی حجت لانے کی ضرورت ہو، خود غور کیجئے کہ آپکی اور احمدی جماعت کی زندگی میں کتنا نمایاں فرق ہے۔ آپ کے یہاں زندگی نام ہے منتشر انفرادی تشخص کا، اور انکے یہاں مرکزی ہیئت اجتماعی کا۔ آپ کی اجتماعیت افراد میں بٹ کر "ہباءً منثورہ" ہو چکی ہے اور ان کے یہاں تمام افراد سمٹ کر صرف ایک "حبل المتین" سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ آپکا شیرازہ بکھر چکا ہے اور وہ اس بکھرے ہوئے شیرازہ کے اوراق کو اکٹھا کر رہے ہیں۔

انکی سادہ معاشرت، انکی سادہ زندگی، انکا جذبۂ خلوص وصداقت احساس ایثار و قربانی پاس عہد، پابندی شریعت اور سب سے زیادہ انکی عملی استقامت اور شدائد کے مقابلہ میں فلسفیانہ صبر و ضبط — یہ ہیں احمدی جماعت کے وہ بنیادی عناصر و اجزاء جن پر انکے قصر اجتماعیت کی تعمیر ہوئی ہے اور جن سے اعراض کر کے دوسری مسلم جماعتیں اپنے وجود کو ختم کر چکی ہیں۔

پھر آپ ان حقائق کو تو سامنے رکھتے نہیں اور مجھے الجھانا چاہتے ہیں عقاید کی فروعی وزوایدمیں جو میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

تو از آتش حجو دخان بینی، من آتش اندر دخان بینم

آپکو اس آگ میں صرف دھواں ہی دھواں نظر آتا ہے اور مجھے اسکے دھوئیں میں بھی آگ ہی آگ نظر آتی ہے۔

وشتان ما بین الخل والخمر!

بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنہ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت، انکی تعلیمات، انکی دعوتِ اصلاح، انکے تفہیمات قرآنیہ، انکے عقایدی نظریے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہو گا کیونکہ انکی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ "قلزم آشامی" چاہتا ہے اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجھے مجبور کیا جائے تو میں بلا تکلف کہہ دونگا کہ وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست وبصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا اور اس کا دعوائے تجدید و مہدویت کوئی یاوہ ہوا بات نہ تھی۔"

اس سلسلہ میں آپ مجھ سے "کیوں اور کیا" کا سوال نہ کیجئے کیونکہ یہ گفتگو بہت تفصیل چاہتی ہے اور اس وقت موضوع کچھ اور ہے تاہم آپکے خط کے پیش نظر مجھے اس قدر ضرور عرض کرنا ہے کہ آپ نے جو الزامات اس جماعت پر قائم کئے ہیں ان میں سے اکثر بالکل لغو و غلط ہیں اور بعض مطلقاً آپکے مزعومات سے تعلق رکھتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۔ آپکا یہ خیال کہ احمدی جماعت اسلامی ممالک میں اپنے حقیقی عقاید پیش نہیں کرتی صحیح نہیں۔ اول تو آپ کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر غیر ممالک میں وہ انہیں عقائد کی تبلیغ کرتے جو عام مسلمانوں کے ہیں تو یقیناً ان سے یہ سوال کیا جاتا کہ جب آپکے عقاید بھی وہی ہیں جو مسلم جمہور کے تو پھر ایک علیحدہ جماعت بنانیکی کیا ضرورت تھی لیکن آج تک کسی نے یہ سوال ان سے نہیں کیا۔ انکے جتنے اخبارات ورسائل دوسری زبانوں میں شائع ہوتے ہیں انکے مطالعہ سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ وہ اپنے عقاید کو کبھی نہیں چھپاتے اور علی الاعلان وہی کہتے ہیں جسے وہ حق سمجھتے ہیں یہاں تک کہ خود بانی احمدیت کی کتابوں کے ترجمے بھی غیر زبانوں میں اسی غرض سے شائع کئے گئے کہ احمدیت کے صحیح مشن سے دنیا آگاہ ہو جائے۔ کیا آپکو معلوم نہیں کہ افغانستان میں ایک مبلغ تو تہ تیغ کیا گیا محض اس جرم میں کہ وہ احمدی عقاید کی تبلیغ میں مصروف تھا اور دمشق میں بھی دوسرے مبلغ پر قاتلانہ حملہ اسی جرم میں کیا گیا جب ۱۹۲۴ء؎ میں بانی احمدیت علیہ السلام کی مذہبی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن گئے تو جاتے ہوئے دمشق میں بھی قیام کیا اور وہاں کے علماء سے بھی انہیں مخصوص عقایدکے پیش نظر مناظرہ ہوا۔ ان حالات میں آپ کا یہ ارشاد کہ غیر ممالک کے لئے ان کے تبلیغی اصول کچھ اور ہیں یقیناً نادرست ہے۔ آپنے یہ خیال غالباً لندن کے اسلامک ریویو کو دیکھ کر قائم کیا ہو گا لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں کہ اسے احمدی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ کعبہ سے سنگِ اسود کا ایک ٹکڑا چرا لانے کی تحریک کے متعلق اسکے سوا کیا عرض کروں کہ

سادگی ختم ست چوں آئینہ بر نسیاں ما

حیرت ہے کہ آپ نے اسے کیسے باور کر لیا غور کیجئے کہ وہ ایسا کیوں کرتے؟ کیا اسلئے کہ وہ قادیان کو دوسرا کعبہ بنانا چاہتے تھے۔ کیا اسلئے کہ وہ برکات سماوی کا کوئی بڑا مہبط ہے۔ آپکو شاید معلوم نہیں کہ حرمین کی عزت و عظمت کا جو تصور انکے سامنے ہے وہ مشکل ہی سے کسی دوسری مسلم جماعت میں پایا جاتا ہے لیکن اس کا تعلق نہ سنگِ اسود سے ہے نہ غلافِ کعبہ سے بلکہ اس حقیقت سے کہ ان مقامات کو دنیا کے سب سے بڑے نبی کے موطن و مہبط ہونیکی عزت حاصل ہے اور یہ نسبت چرائی نہیں جا سکتی۔

احمدی جماعت اور اسکے قائدین چاہے کچھ ہوں لیکن اتنے احمق کبھی نہیں ہو سکتے کہ وہ اس حرکت سے خود اپنے مشن کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتے۔

۳۔ ربوہ میں قصر نبوت اور قصر امام اقدس کے نام سے کوئی عمارت موجود نہیں آپکی اطلاع بالکل غلط ہے خلیفہ کی قیام گاہ کا نام البتہ انہوں نے "قصرِ خلافت" رکھا ہے لیکن جب انہوں نے ایک شخص کو خلیفہ و امام تسلیم کر لیا ہے تو ظاہر ہے اسکی جائے قیام کو "خلافت" ہی سے منسوب کریں گے اور اسی نسبت سے اسکو یاد کرنا زیادہ مناسب ہے۔ ممکن ہے لفظ قصر پر آپکو اعتراض ہو کہ اس سے بوئے دولت و ثروت آتی ہے لیکن آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ عربی میں لفظ قصر مطلقاً جائے قیام اور گھر کے معنی میں مستعمل ہے یہانتک کہ اگر ایک کوٹھری بھی پتھر چُن کر بنالی جائے تو اسے قصر کہہ سکتے ہیں۔

قادیان اور ربوہ میں نسبی وعقایدی سلسلہ کے لوگوں کے لئے بیشک قبرستان موجود ہے جنہیں وہ "مقبرہ بہشتی" کہتے ہیں لیکن اسپر ناک بھوں چڑھانے کی کوئی وجہ نہیں اگر آپ مرنے والوں کے نام کے ساتھ مرحوم و مغفور کا اضافہ کرتے ہیں تو انکے مدفن کو بہشتی مقبرہ کہنے میں کیا حرج ہے اگر مرحوم و مغفور کہنا کوئی تمنا یا دعا ہے تو قبرستان کو بھی بہشت سے منسوب کرنا اسی قبیل کی چیز ہے۔ رہا یہ امر کہ وہ فحاشی کا گھر ہیں سو احمدیت کے خلاف ایسے اوچھے ہتھیار استعمال کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس سے انکو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا آپ ہی کا احساسِ کمتری ضرور سامنے آجاتا ہے۔

۴۔ آپنے ایک جگہ یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ انکی تحریک قرامطہ و باطنیوں کی سی تھی۔ یہ پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ معلوم ہوتا ہے نہ آپنے قرامطہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور نہ احمدی جماعت کی زندگی کا۔ کجا قرامطہ و باطنیین جنکی تحریک کی بنیاد ہی قتل و خونریزی پر قائم تھی اور کجا احمدیین جن پر ہمیشہ ظلم کیا گیا اور جنہوں نے اپنے شجر ایمان کی آبیاری ہمیشہ اپنے خون سے کی۔ حال ہی میں پاکستان کے اندر محض ایک جھوٹے پراپگنڈا پر کہ وہ رسول اللہ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے انتہائی بیدردی کیساتھ انکو قتل و ذبح کیا گیا لیکن یہ سب کچھ انہوں نے انتہائی صبر و ضبط سے برداشت کیا اور آخرکار اسی سرزمین میں جہاں انکا خون بہایا گیا تھا ربوہ میں اپنا زبردست ادارہ قائم کرکے دکھا دیا کہ

عشق ہر جا می رود ما را بہ ساماں می برد

۵۔ آپنے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ آجکل مرزا صاحب کی تحریروں کو ایک عظیم فلسفہ کی حیثیت سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اس سے قبل اس حیثیت سے پیش نہیں کیا جاتا تھا، حالانکہ مرزا صاحب کی جو تحریریں اب پیش کی جا رہی ہیں وہ پہلے بھی موجود تھیں اور اگر ان تحریروں میں آج فلسفہ پایا جاتا ہے تو پہلے بھی پایا جاتا ہو گا۔ آپ کا یہ اعتراض بالکل میری سمجھ میں نہیں آیا۔

؎ نیاز صاحب مرحوم کو غلطی لگی ہے دراصل ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ لندن تشریف لے گئے تھے۔

۹۔ آپ نے اس امر کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب رسول اللہ کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے تھے اور اس پر جو صغریٰ کبریٰ قائم کیا ہے وہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ آپ ایک طرح خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ محمدؐ کو خاتم النبیین سمجھتے تھے اور دوسری طرف اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو یقیناً ظل نبوی یا مہدی موعود سمجھتے تھے لیکن ان کا یہ کہنا عقیدہ "خاتم النبیین" کے منافی نہیں کیونکہ جس نبوت کو وہ آخری نبوت سمجھتے تھے، اس کا انہوں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا اور جس ظلی ملکۂ نبوت کا حامل وہ اپنے آپ کو کہتے تھے، وہ کوئی چیز نہیں۔ رسول اللہ نے خود اپنی امت کے علماء کو انبیاء و بنی اسرائیل ظاہر کیا ہے اور مرزا صاحب یقیناً امتِ محمدی ہی سے تعلق رکھتے تھے۔

مرزا صاحب کے دعاوی میں اہم ترین دعوے یہی ہے کہ وہ مجدد تھے اسایۂ نبوی تھے۔ مہدی موعود تھے لیکن ان سب کا مفہوم ایک ہی تھا یعنی یہ کہ وہ احیاء دین کے لئے مامور ہوئے تھے اور اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا دی، جس کی زندگی کو ہم یقیناً "اسوۂ نبوی" کا نمونہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مہبط وحی و الہام بھی کہتے تھے۔ بظاہر یہ الفاظ بہت خطرناک نظر آتے ہیں۔ لیکن اس مسئلہ پر نگار میں ہم بحوالۂ آیات قرآنی کافی تفصیل کے ساتھ ظاہر کر چکے ہیں کہ وحی و الہام انبیاء کے لئے مخصوص نہیں اس میں حیوانات بھی شامل ہیں۔ یہاں تک کہ نہ صرف تقویٰ بلکہ فسق و فجور کے میلان کو بھی الہام ہی سے تعبیر کیا گیا ہے (فالھمھا فجورھا و تقوٰھا)

اب رہا یہ امر کہ مرزا صاحب واقعی مہبط الہام تھے یا نہیں اور ان کے الہامات کیا اور کیسے ہوتے تھے یہ ایک مستقل موضوع ہے جس پر ہم آئندہ کسی وقت تفصیلی گفتگو کریں گے۔

رہا ناسخ و منسوخ اور وفات عیسیٰ کے متعلق انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ہمارے بعض علماء متقدمین کو بھی اتفاق ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے حالات حاضرہ کے پیش نظر اسے زیادہ سے زیادہ زور و قوت کے ساتھ پیش کیا ہے۔

رہا معاملہ مہدی موعود ہونے کا سو اس پر ہمیں آپ کو غور کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ دراصل چیلنج ہے غیر احمدی علماء کیلئے جو خود بھی احادیث و روایات سے ظہور مہدی کا استدلال کرتے ہیں اور مرزا صاحب انہیں احادیث و روایات سے اپنے آپ کو مہدی موعود و مثیل مسیح ثابت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ پر بھی مجھے بسیط بحث کرنا ہے ــــ یہاں تک تو آپ کے اعتراضات کا جواب تھا لیکن اب مجھے اس سے ہٹ کر بھی کچھ عرض کرنا ہے وہ یہ کہ آپ اس باب میں خود تحقیق و جستجو سے کام لیجئے۔ دوسروں کے کہنے پر اعتماد نہ کیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ آپ کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ بانی احمدیت واقعی غیر معمولی فکر و نظر رکھنے والا انسان تھا اور قدرت کی طرف سے ایک خاص ذہنی قوت لیکر آیا تھا جس نے ہر ہر قدم پر ہی کی راہبری کی اور تعمیر اخلاق و کردار ایک بڑی یادگار اپنے بعد چھوڑ گیا ـــ ہمی گوئیم و بعد از من گویند بدستانہا

حضرت سیدہ اُمّ متین و حضرت سیدہ مہر آپا کا ملتان و خانیوال میں ورودِ مسعود

مختلف مقامات پر جلسے اور اہم تربیتی تقاریر

مرتبہ:۔ محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

حسین آگاہی میں جلسہ

۲۳ رمئی بوقت چھ بجے شام حسین آگاہی میں احمدی مستورات کا اجتماع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ محترمہ ثریا اکبر صاحبہ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے اپنی تقریر میں چند نہایت ضروری امور کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا۔ پہلی چیز جس میں رسول پاک صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے وہ شادی بیاہ کی تقریبیں ہیں۔ لڑکی والے اپنی حیثیت سے بڑھ کر محض رسوم کی پابندیوں اور اپنی جھوٹی عزت کی خاطر خرچ کرتے ہیں اور لڑکے والے بھی ناجائز مطالبات سے لڑکی والوں کو قرض لینے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ دنیاوی عزت و نمود کے لئے خلاف اسلام رسوم و روایات پر عمل کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا مقصد حیات تو محض خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ ہمیں صحیح اسلامی نمونہ پیش کرنا چاہیئے آپ کو چاہیئے کہ اجلاسوں میں باقاعدگی سے شمولیت کریں اور وقت کی پابندی کا خیال رکھیں تا عہدیداروں اور دوسری مستورات کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

بغیر تحقیق کے سنی سنائی بات پر یقین نہ کریں اور نہ اُسے پھیلائیں کیونکہ بغیر تحقیق کے بات کو پھیلانے گنہگار ہے۔ باہمی محبت خلوص کا جذبہ پیدا کریں کہ یہی مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسولؐ کے احکام کی پابندی کریں اور دعا کو اپنا شعار بنائیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ قرآن پاک میں جو شرائط بیعت بیان ہوئی ہیں وہ صرف اسی زمانہ کے لئے نہ تھیں بلکہ قیامت تک کا عورتوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اے نبی جب مومن عورتیں تمہارے پاس آئیں تو ان سے ان شرائط پر بیعت لینا۔ اللہ تعالےٰ کے مقابل کسی کو شریک نہ بناؤ گی۔ چوری نہ کرو گی بدکاری نہ کرو گی۔ بہتان تراشی نہ کرو گی آپؐ کے اور خلفاء کے نیک احکام کی پابندی کرو گی۔ ان شرائط کو بڑی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن پاک ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے کیا ہم احکام شریعت کی پابندی کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ہی یحی الدین ویقیم الشریعۃ تھا اگر ہمارا تمدن و معاشرت، گفتار و کردار قرآن پاک کے مطابق نہیں تو ہم احمدی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ آپ نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ حقیقی معبود اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ تمام دنیاوی رشتہ داریوں کے مقابلہ میں اللہ کو ترجیح دی جائے۔ رسومات اور بدعات کا کلیتہً خاتمہ کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی پابندی کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں لجنہ کی تنظیم کا مقصد یہی ہے کہ ہم عملی طور پر تمام کمزوریوں کو دور کریں۔ ماؤں کی غلط تربیت کی وجہ سے آج ہمارے معاشرہ میں جابجا گناہ نظر آتا ہے۔ آپ کی اولاد اگر اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہو گی تو آئندہ نسل آپ پر عقیدت کے پھول نچھاور کریگی مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر پردے سے غفلت برتنا اور اسلامی شعار کی پابندی نہ کرنا افسوسناک ہے۔ بچوں کے غلط اقدامات کے ذمہ دار زیادہ تر والدین ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کی عورتوں اور لڑکیوں کو مثالی کردار پیش کرنا چاہیئے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسلامی روایات کو از سرنو زندہ کریں۔ قرآن پاک کو پڑھے اور پڑھائے بغیر ہم میں وہ نمایاں خصوصیات پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں بھیج کر مستورات اپنے بچوں کی تربیت سے غافل نہ ہو جائیں بلکہ دینی علم کی طرف زیادہ توجہ دیں خلیفۂ وقت کی طرف سے مقرر کردہ تمام عہدیداروں کی اطاعت کرنا تم پر لازم ہے یہ تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ بعدہٗ جلسہ برخاست ہوا۔

خانیوال میں جلسہ

مورخہ ۱۴ رمئی بوقت ساڑھے نو بجے زیر صدارت سیدہ مہر آپا صاحبہ جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد نسیم اختر صاحبہ نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ استقبالیہ ایڈریس کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ" کے عنوان پر ایک مضمون پڑھا۔ ــــ اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور منظوم کلام کے حوالے پیش کر کے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا کوئی عاشق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تاریخ اسلام پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپؑ کی جان اس عشق میں گداز تھی اور آپؑ کا ذرہ ذرہ محمدؐ اور دین محمدؐ پر قربان تھا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی تقریر کا آغاز فرمایا آپ کی تقریر کا ملخص ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ کو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ نے کسی نئے مذہب کو پیش نہیں کیا۔

اسلام کے چہرہ کو روشن کرنے کے لئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام تشریف لائے اعتقادی غلطیوں اور عملی بدعات کی اصلاح کرنا آپ کی بعثت کا مقصد ٹھہرا۔ ہم خدا تعالےٰ کو اسکی تمام صفات کے ساتھ ازلی و ابدی مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے لہٰذا اب آپ کی مہر تصدیق کے بغیر دنیا میں کوئی مصلح نہیں آسکتا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

کے ماتحت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر کوئی کسی قسم کا روحانی درجہ نہیں پا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل ہی سب کچھ پایا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہمیں امام الزمان کے پہچاننے کی توفیق حاصل ہوئی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں۔ اشاعت اسلام اور پابندی احکام اسلام کے علاوہ عورتوں پر تربیت اولاد کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ ماں بچے کے لئے شفیق استاد ہوتی ہے۔ لہذا انہیں دین سے محبت کرنے والے۔ خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کے شیدائی بنائیں۔ کسی کو اپنی زبان سے دُکھ نہ دیں۔ غیبت اور چغلی کے گناہ سے بچیں خیانت اور جھوٹ کے نزدیک نہ جائیں۔ اگر ماؤں میں ذکر و فکر کی عادت ہو گی، تو بچے بچپن ہی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی محبت میں سرشار ہو جائیں گے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو عہد کرنا چاہیئے کہ ہماری زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف ہوں گی اور عملی طور پر سچا مسلمان بننا چاہیئے تا دنیا والے رشک کریں اور ہمارے نمونہ کو دیکھ کر دنیا کی پیاسی روحیں حق و صداقت کی طرف لوٹ آئیں۔

دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بیرونِ الف۔ ۹ اور چک نمبر ۸ سے بھی احمدی مستورات جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

گلگشت کالونی میں جلسہ

۲۴ مئی بوقت ساڑھے چھ شام حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی صدارت میں گلگشت کالونی میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد امۃ العزیز صاحبہ سیکرٹری مقامی لجنہ اماء اللہ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے فرمایا کہ بظاہر تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ لیکن اسلام جس خدا کا تصور پیش کرتا ہے وہ زندہ خدا ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ نبی کریم ؐ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر بنا کر بھیجے گئے اور قیامت تک آپ ہی سے وابستگی ذریعہ نجات ہے آپ نے فرمایا۔ حضرت مصلح موعود ؓ نے تحریک جدید کو جاری اسی لئے کیا تھا کہ اخراجات میں کمی کرکے فاضل روپیہ کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا جائے۔

آپ نے آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے تزکیہ نفس کی اہمیت واضح کی اور فرمایا:۔ آپ بہنوں کو چاہیئے تزکیہ نفس کی طرف توجہ دینی چاہیئے مائیں اپنی اولادوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ صحبت صالحین حاصل کرکے تزکیہ نفس کریں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ہٰذا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے پیار کی شرط قرار دیا ہے۔ لہذا جب تک ہم اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر خود کو فنا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی لہذا اپنی پوری کوشش کے ساتھ ساتھ ہمیں بکثرت یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ اے اللہ ہمیں اپنی اور اپنے رسول کی محبت عطا فرما۔ اور ہماری اولادوں اور ان کی اولادوں کو بھی نیک بنا۔ ایک گھنٹہ کی اس تقریر کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔ خواتین میں نصف ۴ سے زائد غیر احمدی مستورات تھیں۔

۲۵ مئی کی صبح دس بجے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ ملتان شہر اور لجنہ چھاؤنی کو ایک لجنہ بنا کر ان کی عہدہ داروں میں بعض اہم تبدیلیاں کیں اور ان کو اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہر شعبہ کار کے متعلق ہدایات سے نوازا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بھائی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (ڈینٹل سرجن) کو نہایت تشویشناک حالت میں ۲۲-۵-۶۶ کو کوئٹہ میں داخل کیا گیا ہے ان پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ دایاں بازو اور بعد ازاں ٹانگیں شدید طور پر متاثر ہیں۔

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ زوجہ محمد اسحاق صاحب عابد۔ آرڈیننس آفیسر ۲۱-۵-۶۶ کوئٹہ میں نہایت تشویشناک حالت میں زیر علاج ہیں۔ انہیں ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں آنتوں کی بعض خطرناک پیچیدگیاں پیدا ہو گئیں۔ اب مزید پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے کہ بار بار نکسیر آتی ہے۔ جس سے جسم میں خون نہیں رہا۔ احباب کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔ (میاں بشیر احمد دذ کوئٹہ)

۳۔ عزیزم سید عبید اللہ صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ عرصہ سے عارضہ دل بیمار ہیں۔ کاروبار میں نقصان ہونے سے بھی پریشان ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(حکیم عبد الرحمٰن شاہ دوا دار الرحمت غربی ربوہ)

۴۔ میرا ایم۔ اے (فائنل) کا امتحان ۳ جون سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد نوشہرہ صدر)

آپکی بچت - قوم کی ترقی !

ظاہری چمک دمک پر نہ جائیے۔ سیونگ سرٹیفیکیٹ دیکھنے میں ہو سکتا ہے جاذب نظر نہ ہو۔ لیکن اگر آپ ذرا غور فرمائیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ کاغذ کے اس معمولی ٹکڑے میں کس قدر تعمیری صلاحیتیں پنہاں ہیں

وطن کی ترقی - قوم کی خوشحالی اور آپ کی ذاتی مسرت

۵۰،۰۰۰ روپے تک سرمایہ لگایا جا سکتا ہے

انکم ٹیکس تک سرمایہ پر بھی ٹیکس معاف

بچت کیجئے

سیونگ سرٹیفکیٹ

تمام ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۲ رجون۔ صدر ایوب نے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ پاکستان دنیا کے تمام ملکوں خصوصاً اپنے ہمسایہ اور مسلم ممالک کے ساتھ نزدیکی تعلقات قائم کرنے پر سنجیدگی سے یقین رکھتا ہے اسی نقطہ نظر پر عمل کرتے ہوئے پاکستان اپنے عظیم ہمسایہ ملکوں سوویت روس اور چین کے علاوہ ایران افغانستان اور برما سے دوستانہ روابط قائم کر چکا ہے۔

صدر نے کل صبح کوئٹہ ریذیڈنسی میں قبائلی دربار سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کا سنگ بنیاد یہی ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں خصوصاً مسلمان اور ہمسایہ ملکوں کے ساتھ عالمی امن کو تقویت پہنچانے کی خاطر دوستانہ روابط قائم کئے جائیں۔ چنانچہ پاکستان اپنے بیشتر ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اقتصادی اور ثقافتی تعلقات روز بروز مضبوط بنا رہا ہے۔

ایوب ہال ۲ رجون۔ امدادی مجلس کے ارکان کے سوا دیگر ممالک نے تیسرے پنج سالہ منصوبے کے پہلے اور دوسرے برس کے لئے پاکستان کو مجموعی طور پر ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کی امداد دینے کی حامی بھری ہے یہ اطلاع وزارت اقتصادیات کے پارلیمانی سیکرٹری نواب صادق علی نے وقفہ سوالات کے دوران دی وہ میاں عبدالحق کے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے امداد کے بارے میں تفصیل فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ ڈنمارک نے ۲ اعشاریہ ۷۱ لاکھ، چیکوسلواکیہ نے ۲۸ اعشاریہ صفر صفر لاکھ روس نے ۲۰ اعشاریہ صفر صفر لاکھ اور یوگوسلاویہ نے چالیس اعشاریہ اسی لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یوگوسلاویہ کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس نے مذکورہ امداد کے علاوہ مزید تین کروڑ ڈالر دینے کی امداد دینے کی بھی پیش کش کی ہے۔

نئی دہلی ۲ رجون۔ امریکہ نے بھارت کو ۲۳ کروڑ روپے کے دو اور قرضے دینا منظور کر لیا ہے۔ ان کی واپسی چالیس سال میں ڈالروں کی صورت میں ہوگی۔

ان قرضوں سے دھوارن (گجرات) میں بھارت کا سب سے بڑا بجلی گھر تعمیر کیا جائے گا اور درگاپور کے بجلی گھر کو توسیع دی جائے گی۔

ہوانا ۲ رجون۔ کیوبا نے امریکہ کے ادارۂ جاسوسی (سی آئی اے) کی ایک اور سازش کو ناکام بنا دینے کا دعوےٰ کیا ہے کل ہوانا میں وزارت داخلہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا کہ کیوبا کے حفاظتی دستوں نے ساحل پر چوری چھپے اترنے والے سی آئی اے کے ایک ایجنٹ کو گرفتار کر لیا ہے اسے کیوبا میں سازشی جال بچھانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

کیپ کینیڈی ۲ رجون۔ امریکہ نے کل ایک انسان بردار سیارہ چھوڑ دیا ہے۔ اس میں دو خلاباز سوار ہیں۔

ایوب ہال ۲ رجون۔ وزارت دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر محمد قاسم ملک نے شاہ عزیز الرحمن کو بتایا کہ مشرقی پاکستان میں مجوزہ اسلحہ ساز فیکٹری کے لئے جگہ کا انتخاب کر لیا گیا ہے اور فیکٹری کی تعمیر کے سلسلہ میں منصوبے کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ وہ قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے کہ مشرقی پاکستان میں آرڈیننس فیکٹری کے قیام کا منصوبہ کس مرحلے میں پہنچ چکا ہے پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ اس مرحلہ پہ مزید تفاصیل فراہم کرنا ممکن نہیں۔

کوئٹہ ۲ رجون۔ صدر محمد ایوب خان کو کوئٹہ ڈویژن کی ترقی سے کس قدر دلچسپی ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ڈویژنل کمشنر سید افضل آغا نے جب اس ڈویژن کے عوام کی جانب سے صدر مملکت کو تین لاکھ گیارہ ہزار کا ایک چیک پیش کیا تو صدر نے یہ چیک انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ پوری رقم کوئٹہ ڈویژن کے کسی ترقیاتی پروجیکٹ پر خرچ کر دی جائے۔

ملتان ۲ رجون۔ حکومت کسی زمیندار کو اس امر کی اجازت نہیں دے سکتی کہ وہ قانونی تقاضوں کو پورا کئے بغیر کسی مزارع کو بے دخل کر دے۔ یہ بات کمشنر ملتان ڈویژن سید حامد رضا نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ ڈپٹی کمشنر ملتان سردار غلام مزید خان بھی پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ کمشنر نے ایک سوال کے جواب میں یقین دلایا کہ ضلع ملتان میں اسلام آباد کی تعمیر کے سلسلے میں بے دخل ہونے والے افراد کے لئے جو اراضی مخصوص ہے اس پر کسی کو قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور جن مقامی لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کو قرار واقعی سزا ملے گی

لندن ۲ رجون۔ برطانیہ کی ایک تحقیقاتی عدالت نے برطانوی ملاحوں کی ہڑتال کے اسباب معلوم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے کل عدالت نے مالکوں اور یونین لیڈروں کے ایک ساتھ بیانات سنے۔ ملاحوں کی قومی یونین اور مالکان جہاز کے وفاق کے نمائندوں نے تحقیقات کے انتظامات پر بحث کی۔

حکومت کی مقرر کردہ چار ارکان کی عدالت نے اپنی سماعت شروع کر دی کیونکہ ساحل برطانیہ پر سات سو جہاز بے کار کھڑے ہیں۔ اور ۹ ہزار ملاح ہڑتال پر ہیں۔

ہانگ کانگ ۲ رجون۔ شمالی ویت نام کے صوبہ تھنہ ہوا میں کل ایک امریکی طیارہ گرا لیا گیا۔ پیر کے دن اسی علاقے میں تین طیارے گرائے گئے تھے

دفتر ٹریک سپلائی افیسر پی ڈبلیو ریلوے

ہیڈکوارٹرز افس۔ لاہور

نوٹس

ٹریک سپلائی آفیسر کے ماتحت متفرق اسٹیشنوں لین رائے ونڈ۔ سکھر اور ہری پور ہزارہ وغیرہ پر واقع پی ڈبلیو ریلوے ٹریک اینڈ سلیپر ڈپو (بشمول کریوزوٹنگ پلانٹ) ہیڈکوارٹرز پر ۱۲۵-۲۲۵ روپے کے رگن لیبڈ ٹیڈ) سکیل میں ڈپو کلرکس گریڈ II کی دو مستقل اسامیاں پر کرنے کے سلسلے میں ۲۵ رجون ۱۹۶۶ء تک مغربی پاکستان کی شہریت رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں ان اسامیوں کا ایک فیصد اور ۳۳ فیصد بالترتیب (۱) شیڈولڈ کاسٹس کے امیدواروں اور (۲) ریلوے ملازمین (زندہ ملازمت ریٹائرڈ یا متوفی) کے بیٹوں پوتوں۔ نواسوں اور زیر تولیت یتیم بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں مذکورہ بالا معہ نمبر ۲ کے ضمن میں ۳۳ فیصد تخصیص کے تحت آنے والے امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل دستاویزی ثبوت مہیا کریں:۔

(الف) اس امر کا دستاویزی ثبوت کہ امیدوار کا باپ/دادا/نانا/بھائی مستقل/کنفرم شدہ ریلوے ملازم ہے/تھا زیر تولیت بھائی ہونے کی صورت میں اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ باپ اب زندہ نہیں ہے اور امیدوار کلی طور پر اپنے بھائی پر انحصار رکھتا ہے۔

(ب) اگر امیدوار کا باپ/دادا/نانا اب ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس امر کا واضح دستاویزی ثبوت کہ:

(۱) اسے ڈسپلن اینڈ اپیل رولز کے تحت ملازمت سے برخاست یا برطرف نہیں کیا گیا تھا۔

(۲) اسے گریچوایٹی یا پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ میں ریلوے کی طرف سے انعامی اضافی رقم موصول ہوگی تھی۔

۲۔ کم از کم قابلیت:۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بی اے یا ایس سی یا سینئر کیمبرج کا ڈپلومہ یا اس کے مساوی کھیلوں میں مہارت، وضع قطع اور طور اطوار میں فضیلت خود اعتمادی، کامن سنس، مستعدی اور ملک کی خصوصی خدمات مزید قابلیتیں شمار ہوں گی اور امیدوار کا آزمائش میں نتیجہ مرتب کرتے وقت اس کی درجہ بندی پر اچھا اثر ڈالیں۔

۳۔ عمر:۔ ۲۵ رجون ۱۹۶۶ء کو لازمی طور پر ۱۸ سال ہونی چاہئے اور ۳۰ سال سے زائد نہ ہونی چاہئے۔ پسماندہ ذاتوں کے امیدواروں اور مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں اور ملحقہ ریاستوں کے امیدواروں کی عمر بڑی حد میں تین سال کی رعایت دی جا سکتی ہے۔

[redacted]

۴۔ میڈیکل ٹیسٹ:۔ اس کا مطلوبہ معیار جی اے ہے جس کے ریگولیشنز درخواست کے مقررہ فارم کی پشت پر چھپے ہوئے ہیں۔

۵۔ تنخواہ وغیرہ:۔ ۱۲۵-۵-۱۵۵-۷-۲۲۵ روپے (رگن لیبڈ ٹیڈ) کے ۱۲۵/روپے ماہوار۔ رولز کے تحت منظور شدہ دیگر الاؤنسز اس کے علاوہ ہوں گے۔

۶۔ درخواستوں کی پیشی:۔ (الف) درخواستیں لازمی طور پر مقررہ فارم پر دینی ہوں گی جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپے میں مل سکتا ہے۔ درخواستیں فارم پر مطبوعہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ پر کرکے نزدیک ترین منیجر دفتر روزگار کو بھیجنی ہوں گی۔

(ب) سرکاری/ریلوے ملازم امیدوار اپنی درخواستیں اپنے محکمہ/دفتر کے متعلقہ سربراہ کی وساطت سے دفتر روزگار کو بھیجیں۔ متعلقہ ضلع کے کسی مجسٹریٹ نمبرا یا ڈپٹی کمشنر سے حاصل شدہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ نیز مدمری اسنادات لازمی طور پر درخواست کے ساتھ بھیجنی ہوں گی۔

۷۔ خاص مراعات:۔ (الف) شیڈولڈ کاسٹ کے امیدواروں سے (۱) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں (جن میں ملحقہ ریاستیں بھی شامل ہیں) کے امیدواروں سے (۲) علاقہ آزاد کشمیر، گلگت ایجنسی۔ بلتستان کے مستقل باشندوں سے یا ریاست ہائے جموں و کشمیر کے ایسے باشندوں سے جو ہجرت کرکے محولہ بالا علاقوں یا پاکستان کے کسی علاقے میں آبسے ہوں اور مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخاں کے مستثنیٰ علاقوں کے امیدواروں سے (ل) درخواست کے فارم کی قیمت بجائے ایک روپے کے صرف ۲۵ پیسے لی جائے گی۔

(ب) عمر کی بڑی حد میں تین سال تک کی رعایت مل سکے گی۔

۸۔ ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے بلائے جانے والے امیدواروں کو کوئی روزینہ یا سفر خرچ نہیں ملے گا۔

۹۔ کامیاب امیدواروں کو ڈاکٹری امتحان پاس کرنا ہوگا۔

IWF(L)1354

سکیم ناظرہ قرآن مجید اور لجنہ اماءاللہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعت کے سامنے یہ سکیم رکھی ہے کہ جماعت کا ہر مرد عورت اور بچہ کم از کم قرآن مجید ناظرہ ضرور پڑھا ہوا ہو۔

اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے تمام لجنات کو فارم چھپوا کر بھجوائے تھے تا ان سے پتہ لگے ہر جماعت کی مستورات اور بچیوں میں سے کتنی ایسی ہیں جنہوں نے قرآن مجید ناظرہ نہیں پڑھا ہوا تا جنہوں نے نہیں پڑھا ہوا ان کو پڑھانے کی سکیم بنائی جا سکے۔ یہ فارم تمام لجنات کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بھجوائے گئے تھے لیکن ابھی تک صرف ۸۰ لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر موصول ہوئے ہیں۔ بعض فارم اس طرح وصول ہوئے ہیں کہ ان پر شہر کا نام ہی درج نہیں جس سے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں۔ ضلع وار ہر لجنہ سے جو فارم پر ہو کر موصول ہوئے ہیں ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں اگر کسی لجنہ نے فارم بھجوایا ہو اور ان کا نام ذیل میں درج نہ ہو تو وہ دوبارہ بھجوائیں۔ باقی تمام لجنات بھی جلد از جلد اپنے فارم پُر کر کے بھجوائیں۔ جب تک تمام کوائف ہمیں میسر نہیں آتے کام کرنے کی سکیم نہیں بنائی جا سکتی۔ اگر کسی لجنہ کو فارم دفتر کی غلطی سے نہ پہنچے ہوں تو اطلاع ... بھجوا ...

جائیں گے۔ جن لجنات کی طرف سے جو فارم موصول ہوئے ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ضلع جھنگ:۔

۱۔ ربوہ ۲۔ جل بھٹیاں ۳۔ احمد نگر
۴۔ کوٹ سلطان ۵۔ ڈاور ۶۔ عنایت پور بھٹیاں
۷۔ جھنگ صدر۔

ضلع سرگودھا:۔

۱۔ سرگودھا شہر ۲۔ چک منگلا ۳۔ ٹھٹھہ جوئیہ
۴۔ چک ۳۳ ۵۔ چک ۹۹ شمالی ۶۔ چک ۳۸
بھاگووالہ ۷۔ چک ۴۶ جنوبی ۸۔ بجوکہ ۹۔
کھائی کلاں احمد آباد جنوبی ۱۰۔ کھائی خورد احمد آباد
شمالی ۱۱۔ چک ۳۰ جنوبی ۱۲۔ بلال پور ۱۳۔
چک ۳۵ جنوبی ۱۴۔ لیکا لنو آنہ

ضلع اٹک ...

۳۔ چک ۶۴۷ ۴۔ گوجرہ ۵۔ سمندری
۶۔ چک ۳۱۲ ج ب ۷۔ چک ۱۶ ام سوڈی والہ
۸۔ چک ۲۹۵ بیریانوالہ ۹۔ چک ۲۷۸ شیرکا
۱۰۔ چک ۸۸ ۱۱۔ ننگل پور چک ۵۹۱۔
۱۲۔ سرشمیر چک ۸۴ ج ب ۱۳۔ رکھ جنڈانوالہ ۱۵۔
۱۴۔ چک ۳۷ کلاں ۱۵۔ چک ۵۵۹ ۱۶۔ کھیوہ
چک ۱۲۶ ۱۷۔ چک ۸۶ دصل باجوہ۔
۱۸۔ چک ۶ و گ ب

ضلع سیالکوٹ:۔

۱۔ گھوکے جر ۲ گھٹیالیاں
۳۔ پنڈی بھاگو ۴۔ تلونڈی
۵۔ قلعہ صوبہ سنگھ

ضلع جہلم

۱۔ جہلم شہر ۲۔ محمود آباد ۳۔ دوالمیال

ضلع راولپنڈی۔ ۱۔ گوجرخان۔

ضلع گجرات:۔

۱۔ گجرات شہر ۲۔ کھاریاں
۳۔ منڈی بہاؤالدین ۴۔ شادیوال
۵۔ تہال ۶۔ فتح پور۔

ضلع شیخوپورہ

۱۔ سانگلہ ہل ۲۔ مرڑ چک ۴۵

ضلع ملتان

۱۔ ملتان چھاؤنی ۲۔ باگڑ سرگانہ ۳۔ لودھراں
۴۔ ۴ - ۱۰/۸ - ۹۱ ۵۔ پیراں غائب

ضلع گوجرانوالہ۔

۱۔ اکال گڑھ ۲۔ تلونڈی کھجور والی
۳۔ قیام پور ۴۔ ترگڑی

ضلع منٹگمری:۔ ۱۔ اوکاڑہ ۲۔ ۵-۲/۴۵
ضلع میانوالی ۱۔ بھکر
ضلع کیمبلپور ۱۔ کیمبلپور شہر
پشاور:۔ پشاور شہر۔ ٹوپی ضلع مردان
سندھ:۔ ۱۔ بشیر آباد سٹیٹ ۲۔ کریم نگر فارم
۳۔ چک ۲۷ کاچیلو ۴۔ سانگھڑ ۵۔ کنری
۶۔ حیدر آباد سندھ۔

ان کے علاوہ چٹاگانگ۔ ایسٹ پاکستان اور ڈیرہ اسماعیل خان علی پور ضلع مظفرگڑھ کے فارم بھی موصول ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات اپنے فارم جلد از جلد پُر کر کے بھجوائیں اور جو فارم بھجوا چکی ہیں وہ باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ بھجوائیں کہ ان کے ہاں ناظرہ پڑھانے کا کیا کام ہو رہا ہے۔

پاکستان تنازعات کے منصفانہ اور پرامن تصفیہ کا خواہش مند ہے

قلات کے سالانہ دربار میں صدر ایوب خان کی تقریر

مستونگ ۳ جون۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان چاہتا ہے کہ تمام بین الاقوامی جھگڑے انصاف کے اصولوں کے مطابق پرامن اور دوستانہ طریقہ پر حل کئے جائیں صدر ایوب خان کل صبح یہاں قلات کے سالانہ دربار سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ پاکستان نے بار بار بھارتی لیڈروں پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ دونوں ملکوں کو اپنے تمام تنازعات پرامن طور پر طے کر لینے چاہئیں کیونکہ تمام تنازعات پرامن تصفیہ دونوں ملکوں کے درمیان امن اور عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے

صدر ایوب نے کہا کہ آزادی کے صحیح فوائد صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ملک اقتصادی اور اخلاقی اعتبار سے ترقی کرے۔ اور لوگ امن اور خوش حالی کے ماحول میں زندگی بسر کر سکیں۔ صدر نے کہا کہ موجودہ حکومت پاکستان میں ایک مثالی فلاحی مملکت قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارے عوام اقتصادی اعتبار سے اتنی ترقی کریں کہ وہ دنیا کی دوسری خوش حال اور ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکیں اور اس مقصد کے حصول کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہم تیسرے پانچسالہ منصوبہ پر کامیابی سے عمل کریں۔ یہ امر اسید افزا ہے کہ دوسرے منصوبے پر توقعات کے مطابق کام ہوا ہے اور اس سے مفید نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

قلات ڈویژن میں ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ وحدت مغربی پاکستان کے بعد سے حکومت نے قلات ڈویژن میں ترقیاتی کاموں اور سماجی بہبود کے پروگراموں پر چودہ کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔ اور اب مزید چھ کروڑ روپیہ اسی نوعیت کے دوسرے منصوبوں پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ ان رقوم سے بہت بڑی تعداد میں سکول ہسپتال اور سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

☆ لاہور ۳ جون۔ چین کے ماہرین حیوانات کے وفد نے کل حکومتِ وزارت خوراک کے سیکرٹری مرزا امیر احمد سے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور مغربی پاکستان کے ماہرین حیوانات کو چین آنے کی دعوت دی

روس بھارت کے جارحانہ عزائم کو تقویت پہنچا رہا ہے

بھارت کو روسی ہتھیاروں کی ترسیل پر چینی رہنما کی نکتہ چینی

لاہور ۳ جون۔ عوامی جمہوریہ چین کے ثقافتی وفد کے لیڈر مسٹر شی ہوائی پی نے کل یہاں کہا کہ روس بھارت کی رجعت پسند حکومت کو ہتھیاروں کی ترسیل جاری رکھ کر اس کی جارحانہ نخوت کو تقویت دے رہا ہے تاکہ وہ امریکی سامراجیوں کی جارحانہ پالیسی میں ممد ہو سکے۔

مسٹر شی جو بیرونی ممالک سے ثقافتی تعلقات کے چینی کمیشن میں نائب وزیر ہیں کل شام پاک چین انجمن کی استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے روس کا نام لئے بغیر کہا کہ بعض لوگ امن اور پرامن بقائے باہمی کا ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے خلاف بھارت کی جارحیت کے سوال پر انہوں نے ظالم و مظلوم اور حق و باطل میں امتیاز نہیں کیا اس کے برعکس وہ بدنیتی کے ساتھ بھارت کی رجعت پسند حکومت کو بڑی مقدار میں اسلحہ مہیا کر رہے ہیں اور اس طرح بھارتی حکومت کے جارحانہ عزائم میں اضافہ کر رہے ہیں تاکہ وہ امریکی سامراجیوں کی جارحانہ پالیسی کو آگے بڑھا سکے۔ ہمیں یقین ہے ہمارے پاکستانی دوست ان لوگوں کے اصل رنگ و روپ کی پہچان میں غلطی نہیں کریں گے۔ چینی نائب وزیر نے اعلان کیا کہ چین کی حکومت اور عوام بیرونی جارحیت کے خلاف قومی آزادی کے دفاع کی جدوجہد میں پاکستان کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور حق خود ارادیت کی لڑائی میں کشمیری عوام کے ساتھ ہیں جیسا کہ چیئرمین لیو شاؤچی نے اپنے دورہ پاکستان کے دوران واضح کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲